۶۸۶

حیاتِ اعلیحضرت

۱۹۳۸ء

مَظہرُ المَنَاقِب

جلد اوّل

از

ملک العلماء مولانا ظفر الدین صاحب رضوی

باہتمام

مفتی محمد ظفر علی مہتمم دار العلوم المجددیہ

و

مکتبۂ رضویہ فیروز شاہ اسٹریٹ

آرام باغ کراچی

نہیں ہوتا مگر جس زمانہ میں پڑھتا ہوں واقعی اکسیری و تسخیری اثر آنکھوں سے مشاہدہ کرتا ہوں۔
حسنِ اتفاق سے اس وقت میرے پیش نظر رسالہ مبارکہ مواقع النجوم مصنفہ حضرت سیدی شیخ اکبر محی الدین بن العربی قدس سرہ العزیز ہے جو مطبع گلزار حسنی بمبئی میں حضرت مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادری نقشبندی کی سعی سے چھپا ہے۔ مگر عجیب اتفاق کہ یہ کتاب پوری چھپنے نہ پائی تھی کہ حضرت مولانا موصوف کا وصال ہو گیا اس لئے اخیر کتاب میں اون کی تاریخ وصال مستخرج اعلیحضرت قدس سرہما شامل کر دی گئی ہے جس کے ہر ہر مصرعہ سے تاریخ وفات نکلتی ہے میں اس جگہ اوس پوری عبارت کو نقل کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔

تواریخ وصال حضرت عظیم البرکۃ عمدۃ الکاملین زبدۃ الواصلین العارف الجلیل مولانا المولوی محمد اسمٰعیل القادری النقشبندی الشاذلی علیہ رحمۃ اللہ العلی از افادات امام البلغا مقدام الفصحا تاج الفقہاء والمحدثین سراج العلماء المحققین فاضل عظیم الشان جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب بریلوی دام فیضہ الصوری والمعنوی بسم اللہ الرحمن الرحیم
حمد اللہ وصلاۃ علی محمد الحکیم ۰ رقعۃ التاقیت ۰ عام وفاۃ العلم الثبت ۔ الفاضل
۱۳۱۷ ۱۳۱۷ ۱۳۱۷
الکامل الحسن الجلیل ۰ المرضی الاجل اسمٰعیل ۰ مہاتمی المحل شاذلی الحسب
۱۳۱۷ ۱۳۱۷ ۱۳۱۷
قادری البغیۃ الاجل الرتب ۰ اذا والوعد علیہ احسانہ الجسیم ۰ والسق اسمعیل بجد مہا برحیم
۱۳۱۷ ۱۳۱۷ ۱۳ ۱۷

اسمعیل سنعیل سنۃ ۱۷ — احامی حالہ من کل فتنۃ ۱۳
اسمعیل اسمعیل صداق ۱۷ — ارادع کل متین عین فطنۃ ۱۳
اسمعیل اسمعیل حیق ۱۷ — اتاک الحق نکب کل محنۃ ۱۳
لاسمعیل عند اللہ ان شاء ۱۷ — واعدہ بکرمۃ ومنۃ ۱۳
الالا یکمی لفقل سعید ۱۷ — اینعم رجم نفس طمئنۃ ۱۳
ورواح الرواح من کنف لستی ۱۷ — کمزنۃ انجلی منہا بمزنۃ ۱۳
سناہ ونفعہ باق بہیتا — نعطر دجنۃ وقمیر وجنۃ

بحف به ملئكه اعزة　　باجنحة لحب مرثعنه

وان اسئل لاسمعيل منهم　　اجيب ثقه بنول الله انّه

لاسماعى لاسمعيل بعدها　　حلاة هجانة وخلاة هجنه

فنحن بمنه وهبات يمنه　　نكون من اهل يمنة من يمنه

الهى انطنا حسن الرضاء　　واول غداة وصفت الاول يمنه

تاريخ اخر

عهدت شرطيها ام ظل يظلت　　ببطن بطين والظلال اقلت

فمالى ادى بالليل طولا كانها　　برام تروم الجفر وفيه حلت

انكسها انتباع عال مغرب　　لربتما فى السبرام هى ضلت

ومشرقة كانت مشرقة الكال　　مكللة فيها النوا طير كلت

ارجعا ولا تن ديرام دار معهد　　بصهبا تما العصياء ايك علت

بلى ليل ذى هم طويل وشيما　　هموم على اهلى مها ثم جلت

ولا عزوان ضلت فان طريقة　　تلى كالتى فى وجهها بل هى التى

يقاطر صفر نفسه وكذا الالف　　فما بين نبط والجحيم ظلما ضلت

الا كل زرع فى دنياك منتد　　وكل محاق فسقر عن اهلة

الم تران الله يزجى سحابة　　فتسبل حجبا اذ حوت اذ تجلت

وتنزهرام السنزاهرت اذا انثنت　　تدلت تولت اذ علت اذ تعلت

سوى الموت بل عن كل بوح خليفة　　ولاخاء عن نقد غير اجله

شمال عبيد الله حيث جليلة　　وشمليل اسمعيل بانت وصلت

فمنى نخبه توم نخب وننتظر　　ترجى وتخشى من شرح راضلت

مضوا وبقينا خلف لم يك بيننا　　تراء ولا عين بوربانلت

وذا اخبه مات حكا ان كان ودنا　　لخالص دين الله من دون عنة

ومـوعـد ذات مَن حوض نبينا | ومكرمنا الاتى باكرم ملة
هنا بالمحيا والحميا لقينا | محيا حبيب فى حميا خضلة
فحتى الله فى جناته جمع شملنا | دبؤانا فى روضة مخضلة
فنحن به منه اليه له فان | يمين فهل بجولخيض ببلة
حبا الله اسمعيل فضلا ورحمة | واكرم مثواه بمنزل خلة
فلم يك فيما جاء تابتدى ولا | يرد سوى فى خلة اى خلة
صيانة دين او اهانة بدعة | ابانة حق او اهانة خلة
لنوال مُرشد او نكال مريبة | نزال منزل ونضال مضلة
بردا الردى بالورع عن حية الهدى | يرى من كلامى جمله بجلة
وعين الرضا عن كل عيب كليلة | فان يك لم تنظروان ترغلت
ولكن عين السخط تبدى المساويا | لمن دخل البستان مجتل جلة
حياة موافى حى طبعاً بسجيه | فحياه حى لا يموت بمهلة
مضى دهر توافى الى الامن والعلى | فنال العلى والامن فيما محلة
فضله صوب الصواب بهلة | وكفنه ثوب الثواب بحلة
وشذ وشذا الشاذ فى تحطه | ورفعة قدر القادرية صلت
ينمق فى تاريخ رحلة الرضا | سحائب ميح السفح مثواك بلت
بادى نعال فترد افضل منزل | واشرف نزل حبرباد فى تلة
وقتك مواقى اللطف كل كريمة | سقتك سواقى الواف آيح طلة
ومنهمرات اسحب من صلواته | على المصطفى والصحب هلت بهلة
تديم مدا امامنا ملا لحبيبه | وابعد هم لو ند لم يقفلت
وادض الرضاات لم يصب بل فطل | ندى منك لى كالديمة المستهلة
الهى اليك بالحبيب توسلى | به فاغفر اللهم ذنبى وزلتى

مبارکہ جواہر البیان فی اسرار الارکان کے اخیر میں درج فرمائے ہیں اُوسی میں تواریخ ولادت و تواریخ وصال بھی ہے جن سے اعلیٰحضرت کی تاریخ گوئی کا کمال ثابت ہوتا ہے - وھی ھذہ (تواریخ ولادت) جاء ولی نعم الشباب علی الشان * رضی الاحوال بھی المکان * ھو اجل محققی الافاضل * شہاب المدققین الاماثل * قمر فی بروج الشرف * بریٔ من الخسوف و الکلف * افضل سباق العلما * اتقی جہابذۃ الکرما (تواریخ وفات) کان نہایۃ جمع العظماء * خاتم اجلۃ الفقہاء * اصیب الناس فی الارض امیدا * ان موتۃ العالم موتۃ العالم * وفاۃ عالم الاسلام ثلمۃ فی جمع الانام * خلل فی باب العباد لا یسد الی یوم القیام * یا غفور * کمل لہ تو یک یوم النشور * امنحہ جنۃ اعدت للمتقین * صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و اٰلہ و اھلہ اجمعین *

۱۲۹۷ھ

۱۳۲۹ھ میں میں شملہ جامع مسجد میں خطیب تھا کہ مکان سے خط آیا اور اس میں بڑی لڑکی کی پیدائش کی خوشخبری تھی میں نے اوس خط کو اور اوس کے ساتھ ایک عریضہ لکھکر بریلی شریف اعلیحضرت کی خدمت اقدس میں حاضر کیا جس میں تاریخی نام کے لئے عرض کیا تھا بواپسی ڈاک جواب آیا جس میں مبارکباد تھی اور بچی کے لئے دعاء خیر اور تاریخی نام زرینہ خاتون ۱۳۲۹ھ تحریر فرمایا تھا اسی طرح جب ۱۳۳۳ھ میں دوسری لڑکی پیدا ہوئی تو میں نے پٹنہ سے عریضہ حاضر کیا اور تاریخی نام کی درخواست کی تو دلیہ خاتون زبر دینیات سے تاریخی نام تجویز فرمایا پھر عزیزی مختار الدین سلمہ کے بعد ۱۳۳۹ھ میں سہسرام میں لڑکی پیدا ہوئی میں نے اوس کی ولادت کی خبر دی اور تاریخی نام کے لیے حضور نے رُبیح خاتون ۱۳۳۹ تاریخی نام تجویز فرمایا غرض یہ کہنا بالکل بلا مبالغہ ہے کہ جس طرح ہر پڑھے لکھے کے نزدیک لفظ کے تصور یا تلفظ کے ساتھ اوس کے معنی ذہن نشین ہو جاتے ہیں اوسی طرح اعلیحضرت کے نزدیک لفظ کے تصور کے ساتھ اعداد ذہن میں آجاتے تھے۔ اعلیحضرت کی تاریخ گوئی کے سلسلہ میں کتاب مستطاب انوار آفتاب صداقت مصنفہ مولوی حاجی قاضی فضل احمد صاحب سنی حنفی نقشبندی مجددی مقیم لودھیانہ مصدقہ اعلیحضرت امام اہلسنت و دیگر علمائے کرام حامیان دین و ملت قدست اسرارہم کے صفحہ ۶۳۲

علمائے کرام کا اس میں کیا ارشاد ہے کہ ایک رافضی نے کہا کہ آیۂ کریمہ انا من المجرمین منتقمون کے اعداد (۱۲۰۷) ہیں اور یہی عدد ابوبکر عمر عثمان کے ہیں یہ کیا بات ہے بینوا توجروا المستفتی قاضی فضل احمد لودھیانوی ۲۱ صفر ۱۳۳۹ھ

الجواب

روافض لعنہم اللہ تعالیٰ کی بنائے مذہب ایسے ہی اوہام بے سر و پا و بادر ہوا پر ہے اولاً ہر آیت عذاب کے عدد اسماء اخیار سے مطابق کر سکتے ہیں۔ اور ہر آیت ثواب کے اسماء کفار سے کہ اسمار میں وسعت وسیعہ ہے ثانیاً امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے تین صاحبزادوں کے نام ابوبکر عمر عثمان ہیں رافضی نے آیت کو ادھر پھیرا کوئی ناصبی ادھر پھیر دے گا۔ اور دونوں ملعون ہیں حدیث میں ہے سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا ارونی ابنی ما ذا سمیتوہ مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے مولیٰ علی نے عرض کی حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ حسن ہے پھر سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پر تشریف لے گئے اور فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا مولیٰ علی نے عرض کی حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ حسین ہے۔ پھر حضرت محسن کی ولادت پر وہی فرمایا حضرت علی نے وہی عرض کی فرمایا نہیں بلکہ وہ محسن ہے۔ پھر فرمایا میں نے اپنے ان بیٹوں کے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹوں پر رکھے شبر شبیر مشبر حسن حسین محسن ان سے ہم وزن و ہم معنی اس سے مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو تنبیہ ہوئی کہ اولاد کے نام اخیار کے ناموں پر رکھنے چاہئیں لہٰذا ان کے بعد صاحبزادوں کے نام ابوبکر عمر عثمان عباس وغیرہم رکھے ثالثاً رافضی نے اعداد غلط بتلائے امیر المومنین عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پاک میں الف نہیں لکھا جاتا تو عدد بارہ سو ایک میں نہ کہ دو ہاں رافضی (۱) بارہ سو دو عدد کا ہے کہ ہیں ابن سبا رافضہ کے (۲) ہاں اور رافضی بارہ سو دو عدد ان کے ہیں ابلیس یزید ابن زیاد شیطان ۱۲۰۲ طاق کلینی ابن بابویہ قمی طوسی حلی (۳) ہاں اور رافضی اللہ عزوجل فرماتا ہے ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا لست منہم فی شیء بیشک جنہوں نے اپنا دین ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور

یہی عدد ہیں روافض اثناعشریہ شیطانیہ اسمٰعیلیہ کے اور اگر یہی طرح سے اسمٰعیلیہ میں
الف چاہئے تو یہی عدد ہیں روافض اثناعشریہ و نصیریہ و اسماعیلیہ کے (۴) ہاں او
رافضی اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے لھم اللعنۃ ولھم سوء الدار ان کے لیے ہے لعنت اور ان
کے لیے ہے برا گھر اس کے عدد ۶۴۴ ہیں اور یہی عدد ہیں شیطان الطاق طوسی حلی کے (۵) نہیں
او رافضی بلکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے اولٰئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم لھم
اجرھم وہی اپنے رب کے یہاں صدیق اور شہید ہیں ان کے لیے ان کا ثواب ہے اس کے
عدد (۱۴۴۵) ہیں اور یہی عدد ہیں ابوبکر عمر عثمان علی سعید کے (۶) نہیں او رافضی بلکہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اولٰئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم لھم اجرھم ونورھم وہی
اپنے رب کے حضور صدیق و شہید ہیں ان کے لیے ہے ان کا ثواب اور ان کا نور اس کے اعداد
(۱۷۹۴) ہیں اور یہی عدد ہیں ابوبکر عمر عثمان علی طلحہ زبیر سعد کے (۷) نہیں او رافضی
بلکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ والذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولٰئک ھم الصدیقون والشھداء
عند ربھم لھم اجرھم ونورھم جو لوگ ایمان لائے اللہ اور اس کے رسولوں پر
وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق و شہید ہیں ان کے لیے ہے ان کا ثواب اور ان کا نور آیۂ
کریمہ کے عدد ٹھیک برابر سولہ اور یہی عدد ہیں صدیق فاروق ذوالنورین علی طلحہ زبیر
سعد سعید ابوعبیدہ عبدالرحمٰن بن عوف کے۔ الحمدللہ آیہ کریمہ کا تمام و
کمال جملہ مدح بھی پورا ہوگیا اور حضرات عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسماء طیبہ بھی
سب آگئے جس میں اصلاً تکلف اور تصنع کو دخل نہیں کچھ روزن سے آنکھ دکھتی ہے یہ تمام
آیات عذاب و اسمائے شرار و آیات مدح و اسمائے اخیار کے عدد محض خیال میں مطابق کیے
جن میں صرف چند منٹ صرف ہوئے اگر لکھ کر اعداد جوڑے جاتے تو مطابقتوں کی بہار نظر
آتی مگر بعونہ تعالیٰ اس قدر بھی کافی ہے وللہ الحمد واللہ تعالیٰ اعلم فقیر
اس فتوی کو نقل کر کے مولوی صاحب موصوف کتاب مذکور کے صفحہ ۲۶ میں تحریر فرماتے ہیں۔
راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ شیعہ یعنی رافضی کا تو ماشاء اللہ دلیہ نہیں بلکہ قیمہ ہوگیا اب مجال

بچشم خود ملاحظہ کی کہ چند لمحوں میں ان تمام آیات و اعداد کی مطابقت زبان فیض والہام ترجمان سے فرمائی یہ رات کا وقت تھا قریب نصف گزر چکی تھی واللہ باللہ عدد واخبار واشعار کے اسماء بلا سوچے اور بے تامل کیے فرما دیے کہ فقیر سوا اس کے اور اندازہ نہیں کر سکتا کہ یہ اعلیحضرت کی کرامت کا اظہار بذریعہ القائے ربانی اور الہام سبحانی تھا اس سے پیشتر جب کہ اعلیحضرت نے کتاب کو سماعت فرماتے ہوئے متعدد جگہ فرقہ وہابیہ اور معترض پر نکات اعداد جمل کی مطابقت ملاحظہ فرمائی تو اسی وقت معاً بلا غور و تامل کے یوں فرمایا۔ جناب نے فرمایا کہ لکھو فقیر نے تعمیل حکم اس طرح پر کی آیت قرآنی (۱) اھلکنھم انھم کانوا مجرمین ہ کے اعداد (۱۳۶۸) جو برابر ہیں اعداد رشید احمد گنگوہی کے۔ (۲) لقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم کے اعداد (۱۳۶۳) ہیں جو برابر ہیں (اشرف علی صاحب تھانوی کے (۳) شیطانا مریدا لعنۃ اللہ کے اعداد (۱۸۷۲) ہیں اور وہی عدد ہیں (حاجی قاسم صاحب نانوتوی کے) سبحان اللہ وبحمدہ کیا قدرت الٰہیہ کا تماشا اور تقدیر الٰہی کا نظارہ ہے کہ گویا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے علم میں ان لوگوں کی حالت کی طرف اشارہ فرمادیا ہے جو بندگان رب العلی اور خاصان بارگاہ خدا اس قسم کے کشف و الہام سے بیان فرما سکتے ہیں اور عوام کو سمجھا سکتے ہیں ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ہ

ریاضی دانی

جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ کسور اعشاریہ متوالی میں نصاری تیسری قوت سے زیادہ کا سوال حل کرنے سے قاصر ہیں چنانچہ فقیر کو بھی اسی قدر واقفیت تھی مگر حضور نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جس قوت کا سوال دیا جائے حل کر دوں گا۔ اس کے بعد مجھے اور برادرم قناعت علی کو وہ قاعدہ تفہیم فرما کر دو چار مثالیں بھی حل کرا دیں اس کے بعد ہی ایک خط جناب مولانا سید سلیمان اشرف صاحب بہاری پروفیسر دینیات علیگڑھ کالج کا حضور کی خدمت میں باین مضمون آتا ہے کہ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب جو ریاضی میں تقریباً ہر ولایت کی ڈگریاں اور تمغہ جات حاصل کیے ہوئے ہیں عرصہ سے حضور کی ملاقات کے مشتاق ہیں چونکہ ایک جنٹلمین انگریزی وضع قطع کے آدمی ہیں اس لیے آتے ہوئے جھجکتے ہیں مگر اب میرے کہنے اور اپنے اشتیاق ملاقات

بچشم خود ملاحظہ کی کہ چند لمحوں میں ان تمام آیات و اعداد کی مطابقت زبان فیض والہام ترجمان سے فرمائی یہ بات کا وقت تھا قریب نصف گزر چکی تھی واللہ باللہ عدد واخیار واشرار کے اسما بلا سوچے اور بے تامل کیے فرما دیے کہ فقیر سوا اس کے اور اندازہ نہیں کر سکتا کہ یہ اعلیحضرت کی کرامت کا اظہار بذریعہ القائے ربانی اور الہام سبحانی تھا اس سے پیشتر جب کہ اعلیحضرت نے کتاب کو سماعت فرماتے ہوئے متعدد جگہ فرقہ وہابیہ اور معترض پر نکات اعداد جمل کی مطابقت ملاحظہ فرمائی تو اسی وقت معاً بلا غور و تامل کے یوں فرمایا۔ جناب نے فرمایا کہ لکھو فقیر نے تعمیل حکم اس طرح پر کی آیت قرآنی (۱) اھلکنھم انھم کانوا مجرمین کے اعداد (۶۶۸) جو برابر ہیں اعداد۔ (رشید احمد گنگوہی کے۔ (۲) لقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم کے اعداد (۱۲۶۳) ہیں جو برابر ہیں (اشرف علی صاحب تھانوی کے (۳) شیطانا مریدا لعنۃ اللہ کے اعداد (۱۰۸۴) ہیں اور وہی عدد ہیں (حاجی قاسم صاحب نانوتوی کے) سبحن اللہ وبحمدہ کیا قدرت آلہیہ کا تماشا اور تقدیر الٰہی کا نظارہ ہے کہ گویا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے علم میں ان لوگوں کی حالت کی طرف اشارہ فرما دیا ہے جو بندگان رب العلی اور خاصان بارگاہ خدا اس قسم کے کشف و الہام سے بیان فرما سکتے ہیں اور عوام کو سمجھا سکتے ہیں ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۝

ریاضی دانی

جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ کسور اعشاریہ متوالی میں نصاری تیسری قوت سے زیادہ کا سوال حل کرنے سے قاصر ہیں چنانچہ فقیر کو بھی اسی قدر واقفیت تھی مگر حضور نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جس قوت کا سوال دیا جائے حل کر دوں گا۔ اس کے بعد مجھے اور برادرم قناعت علی کو وہ قاعدہ تفہیم فرما کر دو چار مثالیں بھی حل کرا دیں اس کے بعد ہی ایک خط جناب مولانا سید سلیمان اشرف صاحب بہاری پروفیسر دینیات علیگڑھ کالج کا حضور کی خدمت میں بایں مضمون آتا ہے کہ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب جو ریاضی میں تقریباً ہر ولایت کی ڈگریاں اور تمغہ جات حاصل کیے ہوئے ہیں عرصہ سے حضور کی ملاقات کے مشتاق ہیں چونکہ ایک جنٹلمین انگریزی وضع قطع کے آدمی ہیں اس لیے آتے ہوئے جھجکتے ہیں مگر اب میرے کہنے اور اپنے اشتیاق ملاقات